

FROM  
THE LIBRARY  
OF  
SIR WILLIAM OSIER, BART.  
OXFORD

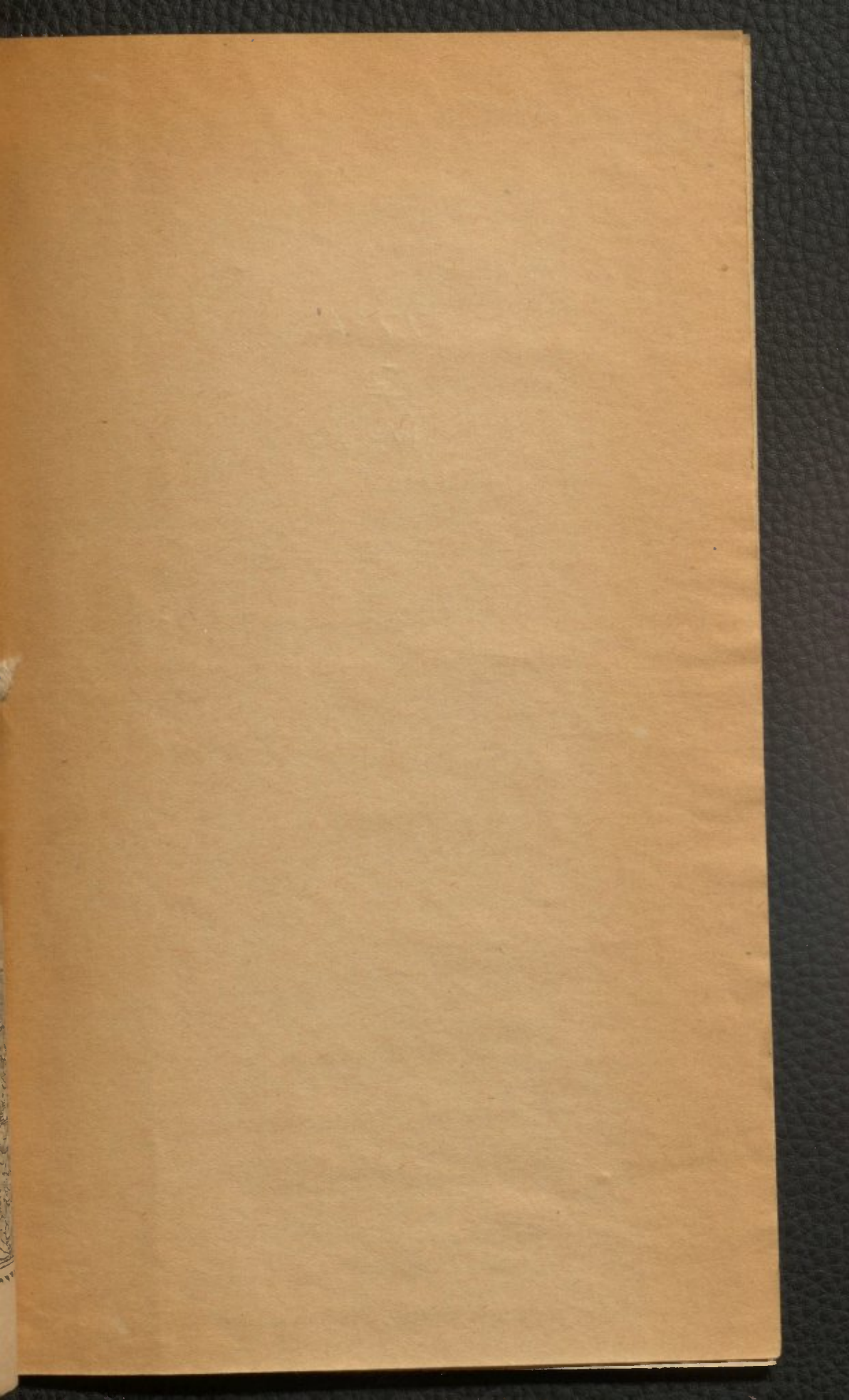
7786 52

MP 42

778.6

52

WKu3



بیت سائیس للعالمین

کتاب علاج  
حکمة الاطباء

تأليف از سید جابر السمرقندی  
تصحیح از سید محمد باقر

درنگ می نشینی شوق کاطبه طبع تو شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بالفعل کمیٹی میں حسب کیفیت گذرانیدہ جناب مولوی مظہر علی صاحب تعلقہ  
مہیو باتفاق رائے تعلقہ اران عالی وقارضلع سینا پور بحضور جناب تاس صاحب  
بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع مذکور کے یہ امر قرار پایا کہ کاشتکاران دیہات باعث عدم <sup>صستی</sup> الف  
اور کم فہمی اپنی کے حالت مرض میں رجوع بمعالجہ نہیں لاتے ہیں اور بیان مرض  
کسی طبیب سے صحیح نہیں کرتے ہیں یا بدون معالجہ مبتلا سے مرض رہتے ہیں یا  
کسی ناواقف کو اپنا معالج بناتے ہیں اگر چند چند طبیب فی تحصیل باہن مراد مقرر  
کیے جائیں کہ اپنے اپنے حلقہ مفوضہ میں مریضوں کی خبر گیری کیواسطے ہر روز دور  
کرتے رہیں اور انکے معالجہ اور استفسار مرض میں مستعد اور آمادہ رہیں اور جو کچھ کہ  
دوائے مریضان اور تنخواہ اطباء میں صرف ہو وہ بحساب فی ہل کسی قدر کاشتکاران  
سے بذریعہ تعلقہ اران کے وصول اور خزانہ سرکار میں جمع ہو کر حسب موقع صرف

ہوتا ہے نہایت بہتر اور پسندیدہ ہر خاص و عام بلکہ موجب رفاد عام ہو گا فی الحقیقت  
 اس صورت میں کاشتکاران اور باشندگان دیہات کہ اپنے معالجہ سے بوجہ تافہمی  
 کے غافل رہتے ہیں یا تاواقضین کو اپنا معالج بناتے ہیں غفلت معالجہ سے نہیں کر سکتے  
 ہیں اور رجوع بناواقضین بھی نہیں لاسکتے ہیں چونکہ عبدہ الضعیف سید مشرف حسین  
 عفی عنہ خلیف حکیم سید امام بخش عرف حکیم کلوصاحب مرحوم مغفور خیر آبادی کہ نہایت  
 احسانمند معاقداران این ضلع اور حکام عالی مقام کا ہو کیونکہ طریقہ طبابت کا  
 جس طرح پر خاندان اس خاکسار میں قدیم سے چلا آتا ہے اب محض اُنکے طفیل  
 اور دو گاری سے آجنگ بدستور جاری ہو یعنی کئی پشت سے پیشہ طبابت کا  
 خاندان اس کترین میں برابر چلا آتا ہے اور نفع عزبا مریضوں کو بوجہ معالجہ اور  
 عطاے دوا و غذا کے تمام تر ہونچیا ہو باین وجہ ہمیشہ سے وجوہات معاش  
 حسب و نحوہ منجانب حکام مقرر رہے چنانچہ جو پیش قدمی اور ارضی دیہات  
 معافی والد مرحوم کے نام سے مقرر تھی تاحیات اُنکے بدستور جاری رہی بعد  
 انتقال اُنکے وجوہات مقررہ مسدود ہوئے اسوقت بھی یہ خاکسار اگرچہ کارروائی  
 معالجہ میں تمام تر مصروف رہتا تھا اور اپنے مصارف ذاتی میں کمی کر کے دوا اور غذا  
 مریضوں کو پہنچانا ضروری اور موجب ثواب جانتا تھا مگر بوجہ مسدود ہوجانے وجوہات  
 معاش کے باقی رہنا ان مصارف کا کہ علاوہ دوا اور معالجہ مریضان کے تکفل اور  
 ذمہ داری نان نفقہ پچاس ساٹھ آدمی کا اپنے متعلق ہر نہیں معلوم ہوتا تھا اسوجہ سے

نہایت ترو و اور انتشار خاطر دامنگیر رہتا تھا پس جمع تعلقہ اران این ضلع حرب فیصل  
 ذیل بوجہ علموتی اور دریا دینی اپنی کے باقی رہنا اس کار خیر کا موجب حسنت جانکر  
 چھ سو روپیہ سالانہ بنام اس خاکسار کے بحساب فی ہزار ایک روپیہ اپنی مالک زاری  
 پر تجویز فرما کر واسطے جمع ہونے خزانہ میں درخواست بحضور جناب تاس صاحب بہادر  
 ڈپٹی کمشنر و جناب ریٹ صاحب بہادر کمشنر و جناب پیر و صاحب بہادر فیاض کشن  
 دام اقبالہم کے ہنگام دربار عام مقام میلہ خیر آباد میں پیش کی و جناب ڈپٹی کمشنر  
 عباس بیگ صاحب بہادر نے زبان فیض ترجمان سے حرف بگرف پڑھ کر سنایا  
 و اجرا اس کار خیر کا موجب حسنت جانکر سعی بلیغ سے اس خاکسار کو ممنون  
 احسان فرمایا صاحبان موصوفین نے بالاتفاق بقدر حسنت و رفاہ عام کے حکم  
 جمع ہونے خزانہ میں زر چندہ مذکور کی نسبت بتطور ری صاحبان کو ٹنٹ جنرل بہادر  
 صادر فرمایا و بجز یہ تو جہات مرہیانہ و عنایات خاوندانہ کے سند و دستخطی بھی اس  
 فدوی کو مرحمت فرمائی چنانچہ بوجہ حکام عالی مقام و تعلقہ اران فدوی الاحتمام کے  
 ابتدا سے ۱۴ جولائی ۱۹۱۸ء سے زر سالیانہ فدوی کو ملتا ہوا اور بدستور قدیم مطمن  
 ہو کر دوا اور محالہ مریمان میں مصروف رہتا ہوا و دوا واسطے ترقی اقبال حکام  
 والا منزلت اور تعلقہ اران عالی ہمت کے کرتا ہی بجز دریا یافت کیفیت کیٹی ہزار بار  
 تقرری اطبا کے حسب ارشاد جناب تاس صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر دام اقبالہم  
 بخرن رفاہ عام یہ امر تجویز کیا کہ اگر ضروریات مسائل کلیہ مسالجات بطور



دستور العمل کے لکھکر بحضور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اور بندہ متعلقہ داران  
دریادوں کے گذرانی جاوین اور بموجب حکم صاحب بہادر اور تعلقہ داران عالی قدر  
کے ایک ایک دستور العمل ہر طبیب کو دیا جاوے تاکہ مطابق اسکے بانتر ع  
جزئیات کار بند رہن نہایت مناسب اور معین معالجہ اطباء اور مفید مرضی اور  
مقبول ہر خاص و عام ہوگا لہذا مسائل ضروریہ کلیات معالجات قانون شیخ علی  
اور شرح حکیم علی جیلانی اور شرح موجز وغیرہ سے استنباط کر کے عبارت  
متعارفہ تحریر کرتا ہوں بنظر اس بات کے کہ عبارت عربی سے مفہوم صرف  
استفادہ خواص ہو اور اردو بہ نسبت ہر خاص و عام کے مفید عام و عام فہم ہو  
اگرچہ تعبیر ان مضامین کی بزبان عربی آسان تر تھی عبارت اردو سے اور  
اسم اس رسالہ کا تحفۃ الاطباء قانون علاج مرضی قرار دیا گیا ہو

## تفصیل تعلقہ داران موصوفین دام اقبالہم

اسماے تعلقہ داران	نام علاقہ	اسماے تعلقہ داران	نام علاقہ
راجہ امیر حسن خان صاحب	محمود آباد	راجہ عباد علی خان صاحب	بلہرہ
محمد تھل حسین خان صاحب	بھٹوانو	مرزا امجدی حسن خان صاحب	کونان کھیرہ
ٹھاکر گمان سنگھ صاحب	رامپوتھرا	برادر نواب محمد علی خان صاحب	
مرزا محمد آغا جان صاحب	اورنگ آباد	ٹھاکر جوہر سنگھ صاحب	بسی ڈیہہ
مولوی مظہر علی صاحب	مہیوا	میر محمد حسین خان صاحب	کلی

نام علاقہ	اسما سے تعلق داران	نام علاقہ	اسما سے تعلق داران
راجہ کرنلے	ٹھاکر مادھو سنگھ صاحب	پیر وسا	راجہ محمد شمشیر بہادر
اولوہ	ٹھاکر منون سنگھ صاحب	قطب نگر	مرزا احمد علی بیگ صاحب
کٹیہر	راجہ شو بخش سنگھ صاحب	اوہیل	راجہ ازودھ سنگھ صاحب
اکبر پور	ٹھاکر فضل علی صاحب	کانڈ مو	ٹھاکر امیری سنگھ صاحب
مغل الدین پور	سیٹھ ستار رام صاحب سیٹھ	بھجو پور	لالہ ستی تارام صاحب
	ٹھاکر دیال صاحب	رام پور کلان	ٹھاکر اننت سنگھ صاحب
سر دا	چودھری محمد بخش صاحب	سدھو پور	ٹھاکر منون سنگھ صاحب
ڈکلیا	ٹھاکر رنجیت سنگھ صاحب	وزیر نگر	راجہ بگناٹھ سنگھ صاحب
مہریہ	ٹھاکر ہدیت سنگھ صاحب	سرورد	ٹھاکر گنگا بخش سنگھ صاحب
راجپور	راجہ رگھو راج سنگھ صاحب	بنیا مو	ٹھاکر دینی سنگھ صاحب
نیل گاؤن	ٹھاکر بھوانی دین صاحب	سبارک پور	چودھری رام نرائن صاحب
سرتیان	ٹھاکر کالا بخش صاحب	کھدنیان	محمد رضانی صاحب
بھدوہ	ٹھاکر لالتا پرشاد صاحب	رام کوٹ	ٹھاکر کالا بخش صاحب
کیشو پور	ٹھاکر بھگونت سنگھ صاحب		ٹھاکر گنگا بخش صاحب
شیر پور	ٹھاکر گیا دین سنگھ صاحب	سیسا پور	ٹھاکر مہنی سنگھ صاحب
ریہار	ٹھاکر لہو پور سنگھ صاحب	برجھتہ	ٹھاکر منون سنگھ صاحب

اسمے تعلقداران	نام علاقہ	اسمے تعلقداران	نام علاقہ
ٹھاکر خرم سنگھ صاحب	شجولیا	ٹھاکر پنجا اور سنگھ صاحب	بیہت
ٹھاکر دیو سنگھ صاحب	جیرگوان	ٹھاکر پورن سنگھ صاحب	بیہت
داوہو سنگھ صاحب		ٹھاکر پنجا اور سنگھ صاحب	نیری
ٹھاکر رتن سنگھ صاحب	جیرام پور	ٹھاکر کیرت سنگھ صاحب	کچورہ
ٹھاکر گوہال سنگھ صاحب	بنانوان	کنور شیو بخش صاحب	بھٹ پورہ
ٹھاکر نواز سنگھ صاحب	برگاوان	کنور اندھوت سنگھ صاحب	برگاوان
کنور وی سنگھ صاحب	برگاوان	کنور شکر سنگھ صاحب	برگاوان
ٹھاکر بوس سنگھ و اہری سنگھ صاحب	مدنا پور	ٹھاکر ظالم سنگھ صاحب	بیہت
ٹھاکر پہوان سنگھ صاحب	کشیارہ	ٹھاکر بھیکم صاحب	بیہت



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد اُس حکیم علی الاطلاق کو سزاوار کہ جس کے ادراک ذاتی سے عقل انسان عاجز اور نار سہا سہی اور اس نثر کا بعینہ یہ نظم ہو شعر

عین وراکت عاجز ماندن از ادراک او  
گفت میگرد و زبان اہل عرفان زہن مقام

کار ما عجزت آخر کار دور سر کار ما  
ما عرفا گفت اینجا سید ابرار ما

اور صلوة اُس نبی مُرسَل پر واجب الایمان ہے کہ جس کا سلوک طریقہ عوام حق پرست  
ذاتی میں موجب بجات اور شفا کا امر اور یہ مضمون اُسی پر موزون ہو نظم

حق اندر شان تشبہی محمد نام خود فرمود  
چہ وسعت داوۃ یارب بظرف آن عظیم نشان

محمد غیر حق نبود بحکم ذوق عسرفانی  
کہ انی عبدہ گوید بجاسے قول سبحانی

و علی آکہ واصحابہ الذین ہم خیر الحکما رخصی نہ رہے کہ اس رسالہ میں  
تین فصلیں ہیں باین وجہ کہ علاج مرضی منحصراً تین چیز پر اول تیسرے

دوم ادویہ سٹوم اعمال بالید فضل اول معنی تدبیر کے یہ ہیں کہ اسباب  
 سے ضروریہ میں تصرف کیا جاوے اُس طریق پر کہ مطابق صحت کے ہو اور حکم تدبیر  
 کا من حیث الکلیفہ مثل حکم ادویہ کے ہر کیونکہ تاخیر اسباب ضروریہ کی بدن میں  
 تسخیر اور ترمیم یا تاخیر تاخیر ادویہ کے ہوا زانجملہ غذا ہوا واسطے اُسکے بیان چند قانون  
 مخصوص ہیں قانون غذا بجران میں اور انتہا سے مرض میں منع ہوتا کہ طبیعت  
 بواسطہ مشغل ہضم غذا کے دفع مرض سے باز نہ رہے قانون غذا نوبت تب  
 میں ممنوع ہوتا کہ کرب بسبب حرارت طبع کے زیادہ ہو قانون غذا قلیل غذا  
 اگرچہ مقدار میں زائد ہو اُس شخص کو چاہیے کہ ہضم اور اشتہا قوی رکھتا ہو اور  
 بدن اُسکا اخلاط کثیرہ اور روہ سے ممتلی ہو پس باعث مشغول ہونے معده  
 کے غذا کے کثیر المقدار میں رفع اشتہا کما ینبغی ہوگا اور بسبب قلت تغذیہ کے  
 کثرت اور روہات اخلاط کی تنوگی قانون غذا قلیل المقدار اگرچہ غذائیت  
 میں زائد ہو اُس مریض کو چاہیے کہ ہضم اور اشتہا ضعیف رکھتا ہو اور بدن  
 اُسکا غذا کا محتاج ہو پس بسبب قلت مقدار غذا کے ممکن ہوگا ہضم اُسکا اور  
 بوجہ کثرت تغذیہ کے قوی ہوگا بدن اُسکا قانون غذا مقدار میں اور غذائیت  
 میں کم اُس جگہ چاہیے کہ امتلا سے بدنی اور ضعف ہضم و نون جہاں مجتمع  
 ہو وین قانون غذا کثیر کمیت میں اور کیفیت میں اُس شخص کو چاہیے کہ ارادہ  
 ریاضت قویہ کار رکھتا ہو قانون جب کہ قوت مریض کی غذا کے بطی تحلیل کے

ہضم پر قادر نہ ہو غذاے لطیف سریع النفوذ دینی چاہیے قانون جس جگہ تولید  
 اور کند ہونا جس عضو کا مقصود ہو غذاے غلیظ بطی النفوذ و سچا وے اگر  
 خوف تکون سدہ کا نہ ہو والا فلا قانون تناول غذاے لطیف کا غذاے غلیظ  
 پر نہ چاہیے کیونکہ لطافت باعث سرعت ہضم اور غلظت موجب بطور ہضم کا ہے پس  
 غذاے لطیف نہ ہضم بسبب اپنے فرط تھنہ سے باعث انسداد مسلك کے  
 غذاے غلیظ غیر ہضم کی وجہ سے قاسد ہو کر باعث فساد غلیظ کی ہوگی قانون غذا  
 اگرچہ دوست قوت کی ہو کیونکہ مادہ قوت کا حاصل ہوتا ہی غذاے صالح سے مگر  
 عدو قوت کی ہو بسبب دوستی غذا کے بہ نسبت مرض کے کہ وہ عدو قوت کا ہے  
 اس وجہ سے کہ غذا حالت مرض میں ہضم کامل نہیں ہوتی ہو اور باعث زیادتی  
 سبب مرض کی ہوتی ہو پس استعمال کرنا غذا کا اس مرض میں نہ چاہیے کیونکہ  
 بمضمون صدیق العدو عدو غذا بواسطہ صداقت مرض کے عدو قوت کی  
 ہو لیکن بنظر ضرورت تقویت کے مضائقہ نہیں قانون جس جگہ منتہائے مرض  
 طویل ہوتا ہو احتیاج قوت کی ہوتی ہو تاکہ برداشت کثرت مقادمت  
 مرض اور مصارعت کثیرہ کی کرے اسی وجہ سے حاجت قوت کی امر افی ہنہ  
 میں اکثر ہوتی ہو قانون جب کہ منتہائے مرض قریب ہو وے قوت  
 غذاے گذشتہ کے اعتماد پر تغلیظ غذا ہونی چاہیے قانون جب کہ  
 منتہائے مرض روز چہارم یا سوم میں ہو وے کیونکہ بقائے قوت ہی مدت

ظاہر ہو حاجت تغذیہ کی نہیں ہوتی ہو اگر قوت متحمل ہو ورنہ غذا واجب ہو اگرچہ  
 بحران میں ہو **فصل دوم** علاج بالادویہ میں اور اس میں تین فائدہ مذکور  
 ہیں فائدہ اول اور وہ مشتمل ہے تین قانون پر قانون اول اختیار کرنا  
 کیفیت دوا کا بعد شناخت نوع مرض کے چاہیے تاکہ وہ دوا کہ جو کیفیتہ ضد مرض  
 کی ہو اختیار کیجاوے کیونکہ علاج نہیں ہوتا ہی مگر ساتھ ضد کے اسی واسطے  
 مرض عارض میں دوا بار دوا اور بار دوا میں عارضی ہو قانون دوم اختیار کرنا  
 کمیت دوا کا یعنی وزن دوا اور درجہ کیفیت دوا بوجہ بوجھنے دس چیزوں  
 کے حاصل ہوتا ہے اول طبیعت عضو اور وہ متضمن ہے چار چیزوں کے تین  
 اول مزاج عضو پس جبکہ مزاج صحتی اور مرضی عضو کے دریافت ہو جانے  
 سے مقدار خروج کا مزاج اصلی سے معلوم ہو جاوے دوا اس وزن پر اور  
 اس درجہ کیفیت کی اختیار کرنی چاہیے کہ جس سے عضو مزاج عارضی سے  
 منحرف ہو کر اپنے مزاج اصلی کی طرف رجوع کرے مثلاً جو وقت مزاج صحیح عضو کا  
 بار دہوے مانند دماغ کے اور عارض ہووے مزاج حار اسکو تبرید کثیر بینی  
 چاہیے کیونکہ اس صورت میں عضو مزاج اصلی اپنے سے انحراف تام رکھتا ہو و  
 اگر ہووے مزاج حار مانند قلب کے اور عارض ہووے مزاج حار اسکو اس  
 تقدیر پر تبرید قلیل کفایت کر سکتی ہو دوم خلقت عضو پس عضو متماثل یعنی وسیع لہام  
 مثل ریه کے قناعت کرتا ہو اس دوا پر کہ ضعیف ہووے وزن و درجہ کیفیت میں

کیونکہ نفوذ دوا کا باطن عضو مختلف میں بسہولت ہوتا ہے اسی طور پر عضو مجوف بھی  
 مانند عروق کے دوائے ضعیف پر قناعت کرتا ہے بخلاف عضو محکمانہ یعنی صلب  
 مثل کلیہ کے کیونکہ وہ محتاج ہے دوائے قوی کی طرف بسبب تعبیر نفوذ دوا کے اس میں  
 اسی طرح پر عضو مصمت بھی مثل اعصاب اطراف بدن کے دوا قوی چاہتا ہے  
 سوم وضع پس جو عضو کہ قریب ہے منفذ دوا سے مثل معدہ کے اس کو  
 کفایت کرتی ہے وہ دوا کہ جسکی قوت مقابل مرض کے ہووے کیونکہ قوت دوا  
 کی عضو قریب میں پہنچنے تک باقی رہتی ہے اور وہ عضو کہ جو بعید ہو منفذ دوا سے  
 مثل کبد کے محتاج اس دوا کا ہے نفوذ میں کہ جو قوی تر ہو مرض سے تاکہ  
 قوت اسکی منکسر نہ ہو جاوے عضو بعید میں پہنچنے تک چھارم قوت عضو  
 پس عضو ذکی الحس مثل چشم کے اور شریف مانند ریه کے اور رئیس مانند قلب اور  
 کبد کے امراض میں دوائے قوی اور تیز باید منع ہے کیونکہ یہ اعضا محل درود  
 اور یہ قویہ کا نہیں رکھتے ہیں اور تیز بد مفراط باعث انطفاسے حرارت غریزی کا  
 ہر بخشی نہ رسدے کہ تحلیل مواد کا ان اعضا سے بدون اختلاط قوا البض کے  
 تا جائز ہو تاکہ قوت انکی تحلیل سے محفوظ رہے دوم مقدار مرض پس مرض  
 ضعیف میں دوائے ضعیف اور مرض قوی میں دوا قوی چاہیے کیونکہ خروج  
 دوا کا اعتدال سے بقدر خروج مرض کے ہو اعتدال سے سوم جنس مریض  
 پس ذکور میں دوا قوی دی جاتی ہے ورنہ قوت دوا کی بعد منکسر ہو جانے کے



قوت ذاتیہ ذکر سے بقدر مقابلہ مرض کے باقی زہیگی اور اثاثہ میں احتیاج دوسرے  
 قوی کی نہیں ہو بلکہ بقدر مقابلہ مرض کے کفایت کرتی ہو چارم سن مریض پس  
 شباب میں دوا قوی دینی چاہیے اور شیخوخت میں دوا سے قوی کی حاجت  
 نہیں ہو بلکہ دوا سے ضعیف پر اکتفا کیجاتی ہو پنجم عادت مریض پس حسب  
 عادت مریض کے دوا سے قوی اور ضعیف دینی چاہیے یعنی اگر مریض عادت  
 دوا سے قوی کی رکھتا ہو دوا سے قوی دیجیادے اور اگر دوا سے ضعیف کا عادی  
 ہو دوا سے ضعیف استعمال کرائی جاوے ششم فصل حدود مرض پس  
 فصل حارین بقدر حرارت کے تبرید اور فصل بارودین بقدر برودت کے  
 تسخین چاہیے ہفتم صناعت مریض پس اگر مریض پیشہ خدا دی اور خالی کا  
 رکھتا ہو مسل قوی ندیا جاوے اس واسطے کہ فضول اکثر ان لوگوں میں تحلیل  
 ہو جاتے ہیں اور قدرے قلیل باقی رہتے ہیں ہشتم بلد سکونت مریض پس موافق  
 بلد کے رعایت علاج میں کرنی چاہیے یعنی بلد بارودین بقدر برودت کے تسخین اور  
 بلد حارین بقدر حرارت کے تبرید ملحوظ رہے نہم سحۃ مریض پس اگر سحۃ برودت  
 مزاج پر دلالت کرتی ہو جیسا کہ فرہی میں بقدر اسکے تسخین چاہیے اور اگر دال  
 حرارت پر ہو دے جیسا کہ لاغری میں بقدر اسکے تبرید مناسب ہو دہم قوت  
 مریض پس بقدر قوت مریض کے دوا قوی دینی چاہیے قانون سوم شناخت  
 کرنا چاہیے وقت مرض کا منجملہ اوقات اربعہ کے یعنی کون وقت مرض کا ہی ابتدا

اور تیزید اور انتہا اور انحطاط سے پس اگر درم ہووے ابتدا میں فقط روادع اور  
 تیزید میں روادع مع مرخیات اور انتہا میں مرخیات محلاہ اور انحطاط میں محملات  
 صرف استعمال کرنا چاہیے فائدہ دوم سور مزاج سازج میں تبدیل اور تعدیل  
 کفایت کرتی ہے اور سور مزاج مادی میں حاجت استفرغ مادہ کی پڑتی ہے پس اگر  
 باقی رہے بعد تنقیہ کے سور مزاج بسبب محاورت مادہ کے تعدیل کیجاوے  
 معدلات سے اور معدل بہر خلط کا منضج آسکا ہی محقق نہ رہے کہ نضج خلط عبارت  
 ہی معتدل ہو جانے تو ام خلط سے یعنی رقیق غلیظ اور غلیظ رقیق ہو جاوے  
 تاکہ کماحقہ فعل مسل سے منتقل ہووے اور استفرغ باسانی واقع ہووے  
 اور استعمال منضج کا طینات شرط نہیں ہے بخلاف مسہلات کے اور خون تھاج نضج کا  
 نہیں ہے لہذا تپ دموی میں فصد اول روز لیجاتی ہے مگر حیوت فساد خون خلط  
 اخلاط باقیہ کے سبب سے ہووے مناسب ہے کہ بعد استعمال منضجات خلط محتاط  
 کے اجازت فصد کی دیجادوے تاکہ اخلاط باقیہ بھی نچتے ہو کر ہمراہ خون بے تصدیح  
 خارج ہووین اور صفراے خالص تین روز میں اور صفراے غیر خالص پانچ  
 روز میں اور بلغم غلیظ نو روز میں اور بلغم رقیق پانچ روز میں اور سودا پندرہ  
 روز میں اکثر اوقات استعمال منضج نچتے اور قابل اخراج کے ہوتا ہے اور کبھی  
 ان اوقات معینہ سے بھی تقدیم اور تاخیر واقع ہوتی ہے اور اسباب کہ مقتضی  
 واسطے اسمان کے بلکہ واجب ہے رعایت انکی ہر استفرغ میں استفرغ اول

ہین اول استلزام باعتبار کمیت اور کیفیت کے پس خلا مانع ہو دو م قوت پس  
ضعف مانع استفراغ ہو مگر جب کہ ضعف اسهل ہووے ترک استفراغ سے پس  
استفراغ کیا جاوے اور بعد اسکے تقدیرت قوت کی کچا دے سوم مزاج پس  
افراط حرارت اور یس اور قلب خون مانع ہو چارم سخمہ پس افراط لاغری اور  
فرہی اور تنخل بدن مانع ہو پنجم اعراض لازمیہ پس استعداد ذریب اور قروح احاط  
مانع استفراغ ہو ششم سن پیری اور طفولیت مانع ہو ہفتم وقت پس  
شدت حرارت اور شدت برودت مانع استفراغ ہو ہشتم بلد پس شہر عار اور  
بارد و مفرط مانع استفراغ ہو نهم صناعت پس شدید تعلیل مانند آہنگری اور حالی  
کے مانع ہو دہم عادت پس جو شخص کہ عادت استفراغ کی نہ رکھتا ہو اسپر استفراغ  
قویہ ہو م نکلیا جاوے بلکہ دو اسے لطیف قلیل قلیل علی التدریج استعمال کرائی جاوے  
حتی کہ عادت ہووے مخفی نہ رہے کہ رعایت پانچ چیزوں کی ہر استفراغ میں  
لمحوظ رہنا چاہیے اول اخراج مادہ کا کہ جو موذی ہو باعتبار کمیت کے یا  
کیفیت کے دو م استفراغ حسب میل مادہ کے یعنی اگر غثیان ہو استفراغ بالقوی  
اور اگر محض ہووے تنقیہ بالا اسہال ہونا چاہیے سوم استفراغ مادہ کا بقدر  
تحمل اور برداشت مریض سے چہارم اخراج مادہ کا مخرج طبیعی اور سلک معاد  
سے کرنا چاہیے جیسا کہ مادہ معدیہ کبد کا براہ کلیتین اور مثانہ کے اور اسے او  
مادہ مفرک کبد کا بذریعہ اسہال سے استفراغ کیا جاتا ہو خپم استفراغ

بعد نضح کے چاہیے اور انتظار نضح کا واجب ہو امراض مزمنہ میں اور جائز ہو  
 امراض حادہ میں مگر جب کہ مادہ ہیجان میں ہووے پس اس صورت میں بے تقدم  
 نضح کے استقراغ مادہ کرنا چاہیے اس واسطے کہ ضرر عدم اخراج مادہ کا زیادہ ہو  
 ضرر اخراج مادہ غیر فضیہ سے مخفی تر ہے کہ اگر مادہ کامل الانصباب ہو یعنی  
 منقطع ہو چکا ہو الانصباب اسکا پس واجب ہو یا تنقیہ کرنا نفس عضو سے یا نقل کرنا  
 طرف عضو قریب مشارک کے پھر استقراغ کرنا اس سے جیسا کہ امراض رحم میں  
 فصد صافن اور ورم موزنین میں فصد عرق تحت اللسان لیجاتی ہو شرائط  
 نقل مادہ کے تین ہیں اول خسیس ہونا عضو منقول الیہ کا منقول عنہ سے اسی  
 وجہ سے نقل مادہ نزلہ کا دماغ سے طرف انف کے بہتر اور طرف ریه کے نامناسب  
 ہو دوم مشارکت عضو ماؤف منقول عنہ اور منقول الیہ کے در بیان میں ہی نظر  
 سے امراض کبد میں فصد باسلیق امین کی بوجہ محاذات اور مشارکت قریبہ کے  
 اولیٰ ہی باسلیق ایس اور قیقال سے سوم متحمل اور صابر ہونا عضو منقول الیہ کا  
 موادہ مجذبہ پر جیسا کہ مقارنہ صابرا اور متحمل ہوتے ہیں اعضاے ریه کے  
 موادہ مندفعہ سے پس انجذاب مادہ نزلہ کا طرف ریه کے بوجہ عدم تحمل اس کے  
 منع ہو اور اگر مادہ کامل الانصباب نہ ہو یعنی ہنوز انصباب اسکا واقع ہو پس  
 واجب ہو جذب کرنا اسکا ساتھ مراعات شرائط اربعہ کے اول مخالفت  
 جہت جیسا کہ جذب کیا جاتا ہو مادہ یہیں سے طرف یسار کے اور فوق سے

طرف اسفل کے اور قدام سے طرف خلف کے اور بالعکس ووم مراعات مشارکت  
 جیسا کہ طمٹ جس کیسا جاتا ہے وضع مجامع سے تدبیر پر جذباً الی الشریک سوم مراعات  
 محاذات جیسا کہ امراض کبدین فصد باسلیق ایمن کی اور امراض طحال میں  
 فصد باسلیق ایسر کی بجاتی ہے چہا ر م تبعید فی المحاذاة جیسا کہ فصد ایسلم ایمن  
 امراض کبدین اور فصد ایسلم ایسر امراض طحال میں کشود کیجاتی ہے واضح ہو  
 کہ مخالفت فی الجہتین جذب میں منع ہے فقط مخالفت جہت واحد کی بلکہ اطول  
 کی کفایت کرتی ہے اسوجہ سے جذب کرنا مادہ دست راست کا طرف پائیسے  
 کے منع ہے اور طرف پائے راست کے درست بلکہ افضل ہے جذب کرنے سے  
 طرف دست چپ کے بھی اور جذب کبھی ہوتا ہے طرف خلاف قریب کے اور کبھی  
 طرف خلاف بعید کے پس وہ شخص کہ جسکے اعلیٰ نم سے خون کثیر جاری ہووے  
 پس ر عاف لانا جذب ہے خلاف قریب کی طرف اور اخراج دم کا عروق اسفل  
 بدن سے جذب ہے خلاف بعید کی طرف اور جب کہ جذب کرنا مادہ کا بغیر استفراغ  
 کے منظور ہووے لازم ہے کہ درمیان مجذوب منہ اور درمیان مجذوب البیہ  
 کے بعد معتد بہ ہووے اسواسطے کہ بر تقدیر مقاربت کے خوف استرجاع مادہ مجذوبہ  
 کا ہے طرف مجذوب عنہ کے اور جذب کرنا مادہ کا ہنگام امتلا سے بدن کے منع ہے  
 ماکہ منجذب ہو طرف عضو مجذوب البیہ کے مادہ کثیرہ کا کہ جسکا دفع اُس سے  
 دشوار ہوا اور جذب کرنا مادہ کا ہنگام توجہ اسکے کے طرف عضو مجذوب عنہ کے

بھی منع ہی کیونکہ جذب معین ہوا اندفاع مادہ آخری کے تین طرف عضو مجذوب عنہ  
 کے استفادہ کہ دشوار ہووے دفع اُس مادہ کا جذب کرنے سے اور تسکین دینا  
 وجہ کا ضرور ہی اگر عارض ہو مجذوب عنہ کے تین تاکہ تعارض میں الجذبین واقع  
 ہووے کیونکہ وجہ جاذب مادہ کی ہر طرف موضع اپنے کے مخفی تر ہے کہ جو قوت  
 فصد اور اسہال و دونوں واجب ہووین پس اگر مقادیر اخلاط کی نسبت طبیعی پر پہون  
 یعنی خون زیادہ ہو بہ نسبت بلغم کے اور بلغم بہ نسبت صفرا کے اور صفرا بہ نسبت  
 سودا کے ابتدا فصد سے کیجاوے اور بعد اُسکے بر تقدیر ہونے خلط غالب کے  
 استفراغ و بر تقدیر ہونے غلبہ کسی خلط کے اکتفا فصد پر کرنا چاہیے اور اگر کمیت  
 اخلاط کی نسبت طبیعی پر ہووے اول خلط غالب خارج کیا جاوے اور بعد اُسکے  
 فصد کیجاوے اور ہونا حمت کا درمیان میں ضروری تاکہ قوت استفراغات سے  
 ضعف عارض نہوے واضح ہو کہ اگر اسہال سے ازالہ امٹلا کا باعتبار  
 کمیت اخلاط کے مقصود ہو واسطے مسہل کے فصل ربیع بہتر ہی کیونکہ اس میں اخلاط  
 بکثرت ہوتے ہیں اور اگر ازالہ امٹلا کا باعتبار کیفیت کے مطلوب ہو فصل خریف  
 واسطے مسہل کے اختیار کیجاوے کیونکہ مواد اس میں بیشتر رومی اور فاسد  
 ہوتے ہیں اور اجتناب مسہل سے گرما میں اسوجہ سے ہی کہ مجتمع ہونا حرارت  
 ہو اور دوا اور اخلاط کا موجب فساد مزاج اور باعث احداث سخی کا ہی  
 اور احتراز مسہل سے سرمایہ بنظر جمود اخلاط اور کثافت اعضا کے ہوا اور

یہ تعین فصول کا واسطے مسهل کے صحت میں ہر بطور تقدم بالمحفظ کے مگر ہنگام  
ادعائے ضرورت مرض کے ہر وقت وقت مسهل کا ہی کیونکہ جائز نہیں ہر توقف  
مسهل کا مرض میں اس واسطے کہ باقی رہنا مرض کا مدت طویلہ تک البتہ ردی  
اور باعث خطر کا ہر مخفی فریبے کہ ترکیب ادویہ مسهلہ میں مراعات توجہ  
کی ضرور ہر اول خلط کرنا ادویہ عطریہ مقویہ قلب کا مسهل میں ضرور ہر تاکہ  
فم معدہ ضرر سے باز رہے کیونکہ کل ادویہ مسهلہ مضر ہیں فم معدہ کے تین دو  
داخل کرنا زیادہ مدرات کا اجزاء مسهلہ میں منع ہے کیونکہ اور راناقص کرتا ہے  
اسہالی کے تین سوم ترکیب دینا دوائے سریع العمل کا ساتھ بطبی العمل کے  
منع ہے تاکہ بوجہ بطبی العمل کے قوت سریع العمل کی منکسر اور تاثیر دوائی ضعیف  
نہو جاوے اور اگر اس طرح کی ترکیب دینے کا دوا میں اتفاق پڑے اختلاف قوت  
اور ضعیف کا دو نو نہیں اس قدر ملحوظ رکھیں کہ ایک ہی مزاج اور قوت حاصل ہو  
اور مساوات وزن موجب تعارض کا ہر چہ پارم اضافہ کرنا اجزاء مسهل میں اس  
دوا کا ضرور ہے کہ جو قوت دیوے اسکو جیسا کہ زنجبیل اضافہ کیجانی ہر ساتھ تربید  
کے یعنی تربد صرف مخرج مواد رقیقہ کا ہو اور ساتھ امتزاج زنجبیل کے مواد  
رقیقہ اور غلیظہ دو وزن کو خارج کرتا ہے پھر ترکیب دینا دوائے قابض کا مانند  
ہلیہ کے ساتھ دوائے لزج مانند خطمی کے منع ہے کیونکہ عمل قوت عاصرہ کا مٹانی ہو  
عمل قوت ازلاقیہ کے تین و بر تقدیر ضرورت کے تنقیض مقدار قابض کی اور

اکثر مقدار لزج کی واجب ہر ششم واسطے اصلاح دوا کے ملانا دوسری دوا کا  
ضروری تاکہ ضرر اُسکا بازر رکھے اور تقدیر مقدار مصلح کی وقت عدم تیقن  
ضرر کے چارم حصہ ہو اور وقت تیقن ضرر کے ہچند اُسکے ہفتم جو دوا  
مطبوع یا نفوع میں گھل جاوے اور نفل اُسکا باقی نہ رہے مانند صمغ  
اور نمک وغیرہ کے مقدار شربت اُسکا کامل لینا چاہیے اور وہ دوا کہ  
جسکا نفل باقی رہے اور صرف قوت اُسکی مطبوع میں پائی جاوے وزن  
اُسکا مضاعف لیون تاکہ عوض نفل کے قوت اُسکی مقدار شربت بن برابر  
آوے مثلاً جس شخص کو جرم ہلہہ دو درم دیا جاتا ہو مطبوع میں چار درم دیا  
جاوے ہشتم جو ادویہ متعددہ مرکب کیے جاوین وزن ہر ایک کے وزن صحیح  
اُسکے سے کہ نہا دیجاتی ہیں کمتر چاہیے تاکہ مجموع سے شربت معتدل حاصل  
ہو وے مثلاً جس جگہ تریب دو درم تھا کفایت کرتا ہو اور ہلہہ چار درم اور غاریقون  
ایک مثقال اور صبر دو درم اور جوان چار سے مرکب کریں تریب چار دانگ لینا  
چاہیے اور ہلہہ ایک درم اور غاریقون نیم درم اور صبر چار دانگ نیم دو کے مسل  
کا سخت شیرین کرنا منع ہو کیونکہ اکثر اوقات طبیعت بسبب علالت کے عوض غذا  
کے صرف کرتی ہو اور اُس سے متفعل نہیں ہوتی ہر مخفی نہ رہے کہ بعضے ادویہ واسطے  
جذب کرنے بعضے اخلاط کے خصوصیت رکھتے ہیں جیسا کہ تریب اور شہ خطل  
اور غاریقون واسطے تنقیہ بلغم کے اور سقمونیا اور ہلہہ زرد واسطے صفرا کے



اور جھرا زنبی اور اقیقہ و واسطے سودا کے مخصوص ہیں اور غار یقون اور برگ سنا اور خیار شنبیر اور صبر اور شحم حنظل مخرج اخلاط ثلثہ کے ہیں لیکن غار یقون بلغم کے تین زیادہ سودا سے اور سودا کے تین زیادہ صفرا سے اور صبر اور شحم حنظل مخرج اخلاط ثلثہ کے ہیں بلغم اور سودا کے تین زیادہ صفرا سے اور برگ سنا اور خیار شنبیر علی السویہ خارج کرتے ہیں اور ماذریون مہل مرہ صفر کا جو اور بھی بعض ادویہ مخصوص ہیں ساتھ بعض اعضا کے باعتبار کثرت استفراغ کے اس عضو سے جیسا کہ غار یقون ساتھ صدر اور ریه کے باخراج بلغم اور شحم حنظل اور صبر ساتھ دماغ اور اعصاب کے اور سورنجان ساتھ مفاصل کے اور سیکینج اور جاوشیر ساتھ اوتار اور اعشیر کے مخصوص ہیں مخفی تر ہے کہ چند قوانین واجب الحفظ ہیں قانون جس جگہ درد ساتھ مرض کے جمع ہووے واجب ہے کہ اول تسکین درد کی کریں اور بعد اسکے معالجہ مرض میں مصروف ہوں جیسا کہ قریب میں اول تسکین وجع کی کیجاتی ہے اور بعد اسکے علاج سدہ کا ہوتا ہے قانون جس جگہ دو مرض مجتمع ہوئیں اس طرح پر کہ حصول صحت دوسرے کا موقوف ہووے حصول صحت پہلے پر مانند ورم اور قرحہ کے پس چاہیے کہ اول علاج ورم کا کریں تاکہ زائل ہووے سورمزاج کہ سبب ورم کا ہے اور بدون زائل ہونے سورمزاج کے بہتر ہونا ورم کا اور بغیر دفع ہونے ورم کے درست ہونا قرحہ کا دشوار ہے اس واسطے کہ ورم سبب سورمزاج اور عدم اعتدال کے

مانع ہو تصرف غذا اور جزو ہو جانے اُسکے سے پس عضو مقرر ہو کہ چونکہ بدون جسم و  
ہو جانے غذا کے اقیام پذیر ہوگا قانون جس جگہ دو مرض مجتمع ہو وین اس طرح پر کہ  
ایک مرض اصلی ہو اور دوسرا عرض اُنکا پس علاج اصل مرض کا کریں اور رعایت  
عرض کی ملحوظ رکھیں مثل حمی اور صداع کے کسواسطے کہ صداع عرض حمی ہوتا  
ہو قانون جس جگہ دو مرض مجتمع ہوں اس طرح پر کہ ایک سبب دوسرے کا ہونے  
مانند سدہ کے کہ سبب حمی کا ہو پس چاہیے کہ علاج سدہ کا شروع کریں اور  
سخنات مفتوحہ سے اندیشہ نکریں اسی طور سے علاج سل کا کہ سبب حمی دقیہ کا ہوا  
کرنا چاہیے اور استعمال مجففات سے کہ علاج قروح کا ہو اندیشہ مضرت حمی کا  
نکریں کیونکہ بدون وقع سبب کے ازالہ سبب کا نہیں ہو سکتا ہو قانون و مرض  
بمجمع ہوں اس طرح پر کہ ایک مشکل ہو دوسرے کی نسبت مانند حاد اور مزمن  
مثل سونوخس اور فالج کے پس چاہیے کہ علاج سونوخس میں تطقیہ اور فصد  
سے مشغول ہوں اور رعایت دوسرے کی بھی ملحوظ رکھیں واضح ہو کہ معالج کو  
امراض حادہ اور آن امراض کے معالچہ میں کہ جو ساتھ تپ کے ہوتے ہیں مثل  
سرسام اور ذوات الجنب اور ورم معدہ اور ورم جگر کے کمال ہوشیاری اور احتیاط  
درکار ہو اور اسی طور سے اسہال میں اور حمیات میں بھی خوض اور ہوشیاری  
چاہیے کیونکہ اقسام اسہال اور حمیات کے بہت ہیں امتیاز ہر ایک قسم کی مشکل  
سے ہوتی ہو مخفی نہ رہے کہ حمیات میں اور آن امراض میں کہ جو ساتھ تپ کے

ہوتے ہیں مسلسل دینا قبل ہفتہ کے منع ہو کر ہنگام ادعا سے ضرورت شدید یعنی یہ جان  
مرض اور خطر ہلاکت مریض کے مسلسل دینا روز پنجم میں مضائقہ نہیں آیام استعمال مسلسل  
کے تخمیناً سولہ ہیں روز ہشتم و دہم و دوازدہم و شانزدہم و نوزدہم و بستی و دہم  
و بستی و سوم و بستی و پنجم و بستی و ہشتم و بستی و نہم و سی و دہم و سی و سوم و  
سی و پنجم و سی و ہشتم و سی و نہم واضح ہو کہ یہ آیام فقط حمیات لازمہ میں اسطے  
مسلسل کے قرار دیے گئے ہیں کیونکہ حمیات نائبہ میں یوم التوبہ روز ہجران  
کا اور یوم الراحة روز مسلسل کا ہر فائدہ سوم عمل حقنہ کا بہتر معاہدہ ہے ہر نفیض  
فضول بن اسما سے اور جذب کرنے میں اعلیٰ سے طرفہ اسفل کے اور  
اس سے درد گدہ اور مثانہ کو تسکین ہوتی ہے اور قویج میں مفید ہے مگر  
حقنہ حادہ مضعب جگر اور مورث حمی کا ہر حتی الوسع ساتھ اسکے مبادرت  
نہ کیا وے اور داخل کرنا دویہ مخدرہ کا مثل افیون کے اور دویہ عوامر کا  
مثل بلبلجات کے حقنہ میں منع ہے اور تکریر مزقات اور جالیات کی بھی نامناسب  
ہے اور صاحب حمی کے حقنہ میں شریک کرنا طبع کا ناجائز ہے اور ہنگام اسکے استعمال  
میں عطسہ اور سعال سے اجتناب کرنا ضرور ہے اور قبل احتقان کے استعمال کرنا  
مثل گلقد اور مصطلکی وغیرہ اور شوربا وغیرہ کا کہ جس میں تو ابل شریک ہوں مناسب  
ہے کیونکہ عمل حقنہ کا خلور معدہ میں مضر ہوتا ہے اور دوائی حقنہ کی کم نصف رطل  
سے اور زیادہ دو ٹلث رطل سے نہ چاہیے محقق نہ رہے کہ فوائد تو کے

سات ہین اول تقویت معدہ کیونکہ ضعف معدہ ہنن عارض ہوتا ہے مگر بسبب  
 فضلات کے کہ جو قوی سے دفع کیے جاتے ہین اسی وجہ سے قوی کرنا ہر مہینے میں دو مرتبہ  
 نہایت مفید ہے و دوم ازالہ ثقل راس کیونکہ گرانی سر کی تصاعد بخارات معدہ  
 سے حادث ہوتی ہے پس قوی کر کے رفع تصاعد بخارات کا کرتی ہے بالضرور باعث نفث  
 سر کی ہوگی سو قوی تیز کرنا اور جلا دینا بصر کا بوجہ تقاریر روح باصرہ کے اجزہ سے  
 کیونکہ اندفاع مواد باعث ہے انقطاع تصاعد بخارات کا کہ جو علت ظلمت بصر  
 کی ہے چہاں رم پیدا کرنا اشتہا سے طعام کا بسبب ازالہ رطوبات و سہمہ اور جلوه  
 کے معدہ سے کیونکہ اجتماع رطوبات سے معدہ میں سقوط شہوت صالحہ اور  
 حدوث شہوت رویدہ کا ہوتا ہے پچھم حکم کرنا بدن کا بوجہ اصلاح ہضم اور تحقیق  
 رطوبات کے مٹششم فائدہ ہشتائیرقان میں اسوجہ سے کہ قوی خارج کرتی ہے صفرا  
 کے تین بسبب بالا ہونے اسکے پس انتشار اسکا طرف ظاہر بدن کے کہ وہ  
 عبارت ہے ہیرقان سے نہو کا ہضم تقع کرنا تخمہ اور امراض مزمنہ میں مثل  
 جذام اور استسقا اور فالج اور رعشہ کے کیونکہ ان فضلات سے امراض  
 مذکورہ مدد پاتے ہین مخفی نہ رہے کہ قوی مفرد مضرا اور مضعف ہے معدہ کے  
 تین بسبب کثرت حرکات غیر طبیعیہ اور جذب مواد کثیرہ کے اور صدر کے  
 تین بسبب افراط حرکت آلات اسکے کے اور بصر اور سمع کے تین بوجہ  
 ارتفاع اجزہ رویدہ کے طرف اسکے و لیس المنافاة بین الکلا مین کیونکہ تجدید

بصرین اعتدال قوی اور تضرر بصرین افراط قوی مرطوبی اور دندان کے تین سبب  
مرور اخلاط کے اسپر اسی وجہ سے دانت زرد ہو جاتے ہیں افراط قوی سے اور  
کبد اور ریه کے تین بوجہ انجذاب مواد کے عروق سے طرف اُنکے اور بھی  
اوجاع میں اور ایام حمل میں مضر ہو خصوصاً مفراط اور اگر حاملہ کے تین قوی خوب  
عارض ہووے بھی بند کرنا چاہیے مگر حسب ضرورت اور کرنا چند بار ہر روز  
بعد تناول غذا کے مبتلا کرتا ہی امراض رویہ میں مثل ضعف معدہ اور لاغری  
اور سقوط قوت کے و لضع ہو کہ چند اشخاص صلاحیت قوی کی نہیں رکھتے ہیں  
ضیق الصدر رومی النفس و قیق الرقبہ ضعیف المعده فریہ مفراط غیر معتاد  
بغیر متعسر القوی اور وہ شخص کہ مہیا اور مستعد ہووے ساتھ نفث الدم کے  
اور ساتھ حدوث ورم حلق کے اس واسطے کہ قوی سے یہاں خوف آفات کا ہی  
اور وقت قوی کا باعتبار فصول کے صیف اور ربیع اور باعتبار ساعات کے  
نصف النہار ہی اسوجہ سے کہ وقت گرم مدد دیتا ہی اخراج کے تین اور  
استعمال کرنا قوی کا نہاں خوب نہیں ہی فصل سوم اور وہ مشتمل ہی فوائد ثلثہ پر  
قائدہ اول قصد استفراغ کلی ہی بوجہ مستخرج ہونے کل اخلاط کے رگ  
سے کیونکہ خون مرکب الاخلاط ہی یعنی جس طرح عروق میں خون ہوتا ہی صفرا  
اور بلغم اور سودا بھی باحتلاط خون اُنہیں ہوتا ہی پس استفراغ اُسکا استفراغ  
کل اخلاط کا ہی غایۃ الامر یہ ہی کہ بہ نسبت خون کے اخلاط ثلثہ کتر خارج ہوتے ہیں

بخلاف اور تنقیات کے کہ انہیں صرف دو یا تین غلط مستفرح ہوتے ہیں مخفی  
 نہ رہے کہ سزاوار فصد کے تین شخص ہیں اول وہ شخص کہ جسمین استعداد  
 ہو حدوث مرض کی ہنگام کثرت یا فساد خون کے دوم وہ شخص کہ جسکو خون  
 مرض اور آفت کا ہو بدون تغیر اور کثرت خون کے جیسا کہ حالت ضربہ اور سقطہ  
 میں فصد بجاتی ہے تاکہ درم سے محفوظ رہے سوم وہ شخص کہ جو مبتلا ہو امراض  
 دسوی میں اور احتراز فصد سے چند مقامات میں ضرور ہر اول قویج  
 غیر ورمی میں کیونکہ جذب کرنا مادہ کا طرف غیر امعا کے موجب زیادتی جس  
 کا ہو لیکن قویج ورمی میں فصد مفید ہوتی ہے دوم ایام حل میں کیونکہ اخراج  
 دم کا باعث نقصان غذا سے جنین کا اور موجب ضعف حاملہ کا ہوتا ہے  
 پس اس صورت میں خوف اسقاط حل کا ظاہر ہو سوم ایام طہت میں تاکہ  
 خون حیض کا قبل اوقات معمول سے بند نہو جائے بوجہ توجہ خون کے  
 دوسری طرف چہارم روز نوبت تپ میں کیونکہ اس روز طبیعت مقابلہ  
 مرض میں مصروف ہوتی ہے پس اسکی تحریک سے ضعف اور اضطراب زیادہ  
 ہوگا پنجم حمی شدید الاثتاب میں کیونکہ خروج خون کا اس تپ میں زیادہ  
 گرتا ہے الاثتاب کے تئیں بوجہ تیزی صفرا کے بواسطہ تنقیض مقادیم اسکی کے  
 کہ عبارت خون سے ہر ششم ابتدا سے حمیات غیر حادثہ میں کیونکہ مادہ ان  
 حمیات میں غلیظ ہوتا ہے پس اخراج خون کا بسبب برودت کے موجب

زیادتی غلظت کا ہوگا لیکن ہنگام نفع ہو جانے مادہ کے بغیر استیصال مرض کے  
 قصد لینا مفید ہوتا ہی ہنقم مزاج شدید البردین اور شہر شدید البردین بوجہ قلت  
 خون کے ہنقم وجع شدید میں تاکہ تخلیل روح اور ضعف قوت زیادہ عارض  
 نہوے لیکن جس وقت خوف اس امر کا ناشی ہو کہ وجع محدث ورم کا ہر عضو شریف  
 یا عضو رئیس یا اس عضو میں کہ جو مجاور اعضا سے شریف کے ہووے یا وجع سبب  
 ورم اعضا سے باطنہ کے ہو پس اس وقت میں قصد جائز ہی جیسا کہ ذات الجنب غیر  
 میں نہم بعد استحام محلل کے اور بعد جماع کے بوجہ افراط نقصان روح کے  
 ورم سن کمتر از چاروہ سالگی میں کیونکہ اتقار نمو کا اس سن میں زیادہ ہو پس  
 تنقیص خون کی متانی اسکے ہوگی یا زودہم سن شیخوخت میں کیونکہ خون اس سن  
 میں کمتر اور ضعف قوی تر ہوتا ہی و زودہم افراط لاغزی اور افراط فریبی میں  
 کیونکہ شدت نقصان خون سے ضعف زیادہ تر عارض ہوگا واضح ہو کہ قصد  
 قبل تین روز کے جانب مخالف وجع سے لیجائی ہو اور بعد تین روز کے  
 جانب موافق وجع سے کشود کیجائی ہو اور وہ مقصودہ کہ ہاتھ میں واقع  
 ہیں چہرہ ہن قیقال یعنی سر اور شعبہ کتفی ہو بالاتفاق اور یہ رگ برابر ابہام کے  
 واقع ہو اور قصد اسکی واسطے اخراج خون کے سر اور گردن سے مخصوص ہو  
 اکمل یعنی ہفت اندام مرکب ہو قیقال اور باسلیق سے اور واقع ہو برابر سیاہ  
 کے قصد اسکی تنقیہ خون کا تمام بدن سے کرتی ہو باسلیق اور وہ

برابر وسطی کے واقع ہر مٹھی تر ہے کہ ہر ہاتھ میں ایک ورید کتفی اور ایک ورید  
 ابطی ہوتی ہے اور ورید کتفی عضد میں منشعب ہوتی ہے ایک شعبہ اُسکا بغیر اختلاط  
 شعبہ ابطی کے ہے اور وہ قیصال ہے اور باقی شعبہ اُسکے ساتھ شعبہ ہا سے ابطی  
 کے مختلط ہوئے ہیں اور کل اور وہ ہاتھ کے سوائے قیصال کے بالاتفاق اور  
 سوائے جبل الذراع کے بالاتکلیات مخلوق میں منشعب مختلط ابطی اور کتفی سے  
 حاصل یہ ہے کہ باسلیق قریب مرفق کے پہونچ کر دو شعبہ ہو گیا ہے شعبہ بزرگ علوی  
 کے تین باسلیق اور شعبہ جزو سفلی کے تین باسلیق ابطی کہتے ہیں و فصد باقی  
 کی تنقیہ خون کا بیشتر کبد اور طحال اور جنب اور ریه اور صدر اور ورکین اور  
 رگہ اور ساق اور قدم یعنی کل اعضاے ماتحت عنق سے کرتی ہے جبل الذراع  
 حکم اُسکا موافق قول قدما اور شیخ کے حکم قیصال کا ہے کیونکہ نزدیک اُنکے یہ  
 رگ بھی کتفی محض ہے اور نزدیک متاخرین کے حکم باسلیق میں ہے ابطی کہ  
 جسکو باسلیق ابطی اور اسلیم بھی کہتے ہیں فصد اُسکی تنقیہ خون کا احتیاط اور  
 اعضاے اسفل سے کرتی ہے اسلیم موضع فصد اُسکا ما بین مختصر اور  
 بنصرہ اور اسلیم راست او جاع کبد کے تین اور چپ او جاع طحال کے تین  
 بالذات مفید ہے اور بالقیح برواحد اس سے ریه کے تین اور اُن اعضا کے تین کہ  
 مجاور ہیں کبد اور طحال کے تین نافع ہے اسلیم چپ امراض قلب کے تین بھی  
 نفع دیتی ہے بشرط اس بات کے کہ سبب اُسکا جگر میں نہ ہو کیونکہ اگر کبد و مرض



قلب کا جگر میں ہو سے اسلیم راست زیادہ تر نافع ہو اور اگرچہ باسلیق امراض  
 کبد میں اور امیر امراض سپر زین بوجہ وسعت طریق اور قرب خروج کے نہایت  
 مفید ہو لیکن فصد اسلیم بھی بنظر مالہ مادہ کے بجانب بعید یا وجود قلت خروج  
 کے فائدہ کثیر رکھتی ہو اور وہ مقصودہ کہ جو پیرین واقع ہیں میں ہن صافن  
 فصد اسکی استفراغ خون کا اُن اعضا سے کہ جو ماتحت کے واقع ہیں کرتی ہو  
 اور مالہ اسکا فوارجی اعضا سے عالیہ سے طرف سافلہ کے کرتی ہو اور اسی وجہ سے  
 امراض دمویہ و ماغیہ میں تقدم فصد صافن کا مستحسن ہو اور درار طث کا اور  
 تفتیح افواہ ہوا سیر کی کرتی ہو اور قائم مقام عرق النساء کے ہر وجع عرق النساء میں  
 اور واسطے خارش اور قروح ران اور خصیہ اور قضیب کے نہایت نافع ہو عرق النساء  
 واسطے نقرس اور دوالی کے مفید ہو اور وجع عرق النساء میں قوی تر ہو صافن سے  
 مابض فصد اسکی واسطے درد احشا اور درو پشت اور درو دم کے فائدہ مند ہو  
 اور حکم اسکا حکم صافن کا ہو لیکن اور ارطث اور اجاع مقعد اور بوا سیر میں زیادہ  
 نافع ہو صافن سے عروق مقصودہ کہ جو ساتھ سر اور دہن کے تعلق رکھتی ہیں  
 چار رنگ کہ دونوں لب پر واقع ہو یعنی ہر لب پر دو رنگ فصد اسکی واسطے  
 بخور اور قروح فم اور قلاع اور اجاع لثہ اور امراض لب کے نافع ہو  
 عرق تحت اللسان کہ باطن ذقن میں ہو فصد اسکی خفاق اور درم لوزتین  
 میں نہایت سود مند ہو عرق الجبہ فصد اسکی نقل سر اور نقل عینسین اور

صداع مزمن کے تین فائدہ مند ہر فائدہ دوم حجامت و قسم ہر بشرط اور  
 بلا شرط پس مع الشرط سے استفراغ خون کا نفس عضو سے ہوتا ہے اور ضرر  
 ہاسکا اعضاے رمیہ تک نہیں پہنچتا ہے اور جو ہر روح بھی کم استفراغ پاتا ہے  
 اور جبکہ مادہ بافراط عضو میں جمع ہووے قبل فصد کے تنقیہ نفس عضو سے منع ہے  
 اور حجامت قبل از دو سالگی و بعد از شصت سالگی ناجائز ہے مخفی تر ہے کہ  
 رطوبات اور اخلاط بدن کے حسب از زیاد نور قمر کے زیادہ ہوتے ہیں پس  
 طرف ظاہر بدن کے رجوع کرتے ہیں اور ہنگام کامل ہونے نور قمر یعنی تاریخ  
 سیزدہم و چار دہم و پانزدہم میں ساتھ کمال غلبہ کے ہوتے ہیں اور بعد اسکے طرف  
 باطن کے توجہ کرتے ہیں چونکہ اخلاط صالحہ بوجہ لطافت کے سہل الحکمت ہیں اور  
 بعجلت تام میل طرف باطن کے کرتے ہیں اور اخلاط فاسدہ بسبب غلظت کے  
 اس سرعت سے حرکت نہیں کرتے ہیں پس اسی وجہ سے اوائل ہفتہ سومی  
 یعنی تاریخ شانزدہم و ہفتدہم واسطے حجامت اور ارسال علی کے مقرر ہے  
 کیونکہ اس صورت میں خون فاسد صرف خارج ہوتا ہے اور اول اور آخر میلنے  
 میں اخلاط باطن میں ساکن اور مجتمع ہوتے ہیں اور تاریخ چار دہم میں بسبب  
 غلبہ کے اخلاط صالحہ ساتھ اخلاط فاسدہ کے مختلط ہوتے ہیں پس اس صورت  
 میں خروج خون کا کما یعنی نہوگا اور اس تقدیر پر اخراج اخلاط صالحہ کا بھی  
 واقع ہوگا اور تجویز فصد کی اوائل نصف میں اور مانعت اسکی چار دہم میں ہے

مثل حجامت وغیرہ سکے ہو بلکہ قصد اول اور آخر مینے میں بھی درست ہو کیونکہ قصد  
 اخراج دم کا باطن سے بھی کرتی ہو بخلاف حجامت کے غایۃ الامریہ ہے کہ توقف کرنا  
 قصد اختیاری سے ہفتہ اول اور آخر مینے میں بوجہ تکالیف اخلاط کے بہتر ہے  
 کیونکہ اخراج مواد غیر متکالیف کا بہ نسبت مواد متکالیف کے آسان ہے اور تعینات  
 اوقات کے قصد اختیاری میں ہے اور قصد اضطراری کی جسوقت کہ حاجت پیش  
 ہووے لیجاوے مگر بحران میں واضح ہو کہ حجامت مقدم رہ اس صدماع کے تین  
 مفید اور حس ذہن کے تین مضر ہے اور حجامت مابین کفین خلیفہ باسلیق کا اور حجامت  
 نقرہ یعنی مٹاک پس سر خلیفہ اکھل کا ہے اور رمد اور سحر اور قلاع اور نقل اجفان  
 کے تین مفید ہے لیکن محدث نسیان کا اور حجامت قطن و امیل اور شوربہ مخذ  
 میں اور نقرس اور بواسیر اور دوار الفیل کے تین فائدہ مند ہے اور حجامت  
 سابق قریب قصد صافن کے ہے اور حجامت بلا شرط بلا نار جذب کرتی ہے حجاب  
 مخالف مادہ کے تین اور واسطے تحلیل ریاح اور تسکین درد کے بھی نافع ہے  
 اور عجمہ ناری جبکہ مادہ غلیظہ استعمال کیا جاتا ہے فائدہ سوم ارسال  
 علوی میں یہ اور امین اور بھی امراض مزمنہ جلد یہ میں اکثر نافع ہوتا ہے اور  
 جذب آسکا بہ نسبت جذب حجامت کے زیادہ تر ہے بلکہ یہ جذب نہیں کرتا ہے  
 مگر خون فاسد کے تین اور جو شرائط کہ حجامت میں مذکور ہیں یہاں بھی معتبر ہیں  
 لیکن اطفال شش ماہہ بلکہ چیل روزہ میں بھی ارسال علوی کی اجازت ہے

اگرچہ عدد اقلین ہو وین بخلاف جماعت کے کیونکہ وہ قبل از دو سالگی منع ہو خاتمہ  
 کیفیت حدوت ہیفہ و بانی کی بجلا یہ ہو کہ حقیقہ سبب و باکا تغیر اور مستعمل ہو جانا  
 ذاتاً و کیفیتاً ہوا کا ہر طرف فساد عفونی اور روارت کے مخفی نہ رہے  
 کہ استحالہ اور تغیر کیفیت ہوا کے سبب تین ہین اول فسادات ارضی مثل  
 اجڑہ اور اوختہ روید کے کہ بلند ہوتے ہین آہلے متغیر اور خنادق اور  
 اجسام گندیدہ اور قیادورات شہر اور معادن موزیہ سے اور یہ اسباب کبھی  
 قریب سے اٹھکر ہوا کو فاسد کرتے ہین اور کبھی بعید سے جو سطر یاح کے مثلاً  
 بخارات روید نے ایک مقام متعفن سے منقصل اور ہوا قریب میں مخلوط ہو کر  
 فساد پیدا کیا وہ بخارات مفسدہ بسبب شدت اور تندی ہوا اُس جگہ کے  
 مواضع بعیدہ میں محل تولد اپنے سے پہونچکر باعث رفع تندی اور کم ہو جانے  
 شدت ہوا کے اُس مواضع میں پہونچنے تک ہوا اُس شہر صحیح الہوا کے ساتھ  
 مختلط ہو کر فاسد کرتے ہین اسی طور سے ہیفہ سرایت کرتا ہو ایک شہر سے  
 دوسرے شہر تک حتیٰ کہ بخارات روید تحلیل ہو وین دوم مغیرات سماوی  
 یعنی اوضاع فلکی بھی موجب اس تغیر کے ہین جس طرح پر مبدہ ہین جمیع تغیرات  
 کے کہ اس عالم میں واقع ہوتے ہین اسی قبیل کی یہ بات ہو کہ جسوقت کو اکب  
 ثیر اشعاع مثل مرج از سیارات و قلب الاسد و عین الثور و شعری یا شام  
 و شعری شامیہ انہ تو اہت حیز واحدین آفتاب کے ساتھ جمع ہو کر مسامت ہوتے

ہوئیں حرارت ہو حادث کرتے ہیں اور اگر سمت الراس سے زیادہ بعید ہوئیں تکون تبرید ہوتا ہے سووم تغیرات فصول یعنی جسوقت فصول معینہ مزاج خاص اپنے سے منحرف ہو جاوین مثلاً فصل سرما گرم و خشک و عدیم المطر فصل صیف بارندہ و مطیر فصل ربیع سرد و خشک و فصل خریف گرم و تر ہو جاوین اسوقت بھی و با حادث ہوتی ہے پس علت تامہ حدوث امراض و بانی کی صرف فساد ہوا ہے مگر استعداد اور قابلیت ابدان کی شرط ہے اور استعداد اور قابلیت فساد کی ان ابدان میں ہے کہ اخلاط فاسدہ رو سے ممتلی ہوئیں یا مفتوح المسام یا ضعیف القوی ہوئیں اصل خلقت میں یا بسبب کثرت جماع وغیرہ کے اور وہ لوگ کہ جو معتاد کثرت استحمام کے ہوئے اسواسطے کہ کثرت استحمام سبب ضعف بدن اور توسع مسام کا ہے اسی وجہ سے ہوا انہیں بزودی نفوذ کرتی ہے اور اثر اسکا اعضاے رملیہ تک پہنچتا ہے خواصہ یہ ہے کہ جسوقت فساد ہوا باعث خلط بخارات ارضیہ کے ساتھ فساد بدن کے جمع ہوگا ہیضہ پیدا ہوگا صرف فساد ہوا سے ہیضہ نہیں ہوتا ہے جیسا کہ صرف تاثیرات سماوی اور تغیرات فصول سے نہیں ہوتا ہے بدون قابلیت اور استعداد بدن کے پس رفع فساد ہوا کا بوجہ تصفیہ کثافات ارضیہ کے بوجہ حکام عالی مقام کے جیسا کہ بالفعل اس ضلع میں ہو رہا ہے اور رفع فساد بدن کا باعث تنقیہ مواد اور تکثیف مسامات اور تقویت ابدان کے کارروائی اور تدبیر اطبا سے ہو سکتا ہے

مگر دو سبب ہیضہ کے یعنی تاثیرات سماوی اور تغیرات فصول حکیم اور حاکم کے اختیار سے باہر ہیں اور قبضہ قدرت احکم الحاکمین میں ہیں لہذا حصر معالجہ ہیضہ کا اختیار سے خارج ہے اسی وجہ سے جو دو ہیضہ کی بہ نسبت اکثر مریضوں کے مفید ہوتی ہے بعض لوگوں کی نسبت فائدہ نہیں بخشتی ہے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

ولقد استرح القلم من تحریر یہ ذہ الرسالۃ فی سبع عشرۃ لیلاً وکان ابتداءہا فی ثالث الحرم المحترم واحتتامہا فی تاسع عشر منہ المنسلک فی الثمۃ الخامسة من العشرۃ الثمانیۃ بعد الالف والمائتین ہجرۃ رسول ائقلمین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

قطعات تاریخ مطبوعہ سابقہ ۱۲۸۵ ہجری مطابق ۱۸۶۸ء بطور یادگار  
قطعہ تاریخ طبغزاد منشی کا لکاپر شاہ و موجود

ہر شفا کی زمانہ وہ حکیم	جسے کی یہ فکر مضمون علاج
نام میں پہلے مشرف پھر حسین	بو علی طبیب فلاحون علاج
زخمی گل اسکے مرہم کا شکر	نرگس بسیار ممنون علاج
ناطقہ اعجاز عیسے کا ہی بند	کھل گئی تاثیر افسون علاج
غسل صحت کر رہا ہی ہر مریض	موج زن ہر جیسے جیون علاج
خوب ہی حکمت سے یہ نسخہ لکھا	کی مرکب طرفہ مجھون علاج

شربت دینار کے محتاج کو	باتحہ آیا گنج قسارون علاج
بھیج موجود ہدیہ تاریخ طبیح	ہر نہایت تحفہ قانون علاج
ولہ تاریخ سنہ مسیحی	
ہر نام جو تحفہ اطبا اسکا	ساتھ اسکے ہر قانون علاج ضعی
آغاز میں دیکھ کر روئے آغاز	موجود نے اسیکو عیسوی سال لکھا
ایضاً طبغراؤ میر آغا علی صاحب متخلص بہ آغا	
دو لفظ یہ جسکے نام نامی من بن	اول من شرف اور حسین آخر پر
کی اُس نے یہ تحفہ الاطبا تصنیف	حکمت کے فلک کا ہر وہ ہر نور
کیا خوب لکھے رہو زطب یونان	بقراط سے دیکھی نہ نسبت کیونکر
بے ساختہ ہر یہ مصرع سال آغا	ایمان سے ہر تحفہ طب باہتر
ایضاً طبغراؤ منشی بھگوان دیال صاحب عاقل	
چو قانون مرض گردید مطبوع	بائین بہین با صد لطافت
رقم زد مصرع تاریخ عاقل	چہا نادر کتاب فن حکمت
ایضاً طبغراؤ منشی دیا کرشن صاحب ریحان	
آن نامور کہ ذاتش از ہر شہر مشرف	در عقل کل فزون تر در فطرت و کیا ست
عیسی بچرخ چارم کاش از زمین برفتی	از جان نوازی او گشتی چہ پند ہست
گویم مشرف اول خوانم حسین آخر	زین ہر دو لفظ نامش معروف شد بہت

پیرایہ فصاحت سر مایہ بلاغت این تحفہ الاطبا قانون حد حکمت ۱۲۸۵ھ	خوش نسخہ رقم زد این تحفہ الاطبا رحمان بسال ہجرت تاریخ خوب گفتم
--	---

خاتمۃ الطبع از کارپرداران مطبع

الحمد للہ الحکیم کہ نسخہ مسودہ شد خاص و عام مسمی بہ تحفۃ الاطبا قانون علاج مرضی  
 مصنفہ قدوۃ الاطبا زبدۃ الحکما جناب حکیم سید مشرف حسین صاحب خیر آبادی  
 بارششم مطبع نامی و گرامی منشی نو لکشور واقع لکھنؤ میں بعالی ہمتی جناب  
 منشی پراگ نرائن صاحب دام اقبالہ مالک مطبع موصوف باہ اکتوبر ۱۹۰۰ء  
 مطابق ماہ جمادی الآخرہ ۱۳۱۹ھ طبع ہو کر مطبوع خاص و عام ہوا۔





